غیر مسلم ممالک سے آمدہ گوشت اور اس کا شرعی جائزہ

مولانا مفتی حمد اللہ

مفتی جامعہ سراج العلوم الاسلامیہ چمن

براہ کرم قرآن وسنت کی روشنی میں بتائیں کہ بعض غیر مسلم ممالک مختلف قسم کے حلال جانوروں کی گوشت کچھ مسلم ممالک کو برآمد کرتے ہیں۔ظاہری لحاظ سے ان پر''شرعی طریقہ کے مطابق''ذبح کرنے کا لیبل چسپاں ہوتا ہے۔لیکن بہت سے مسلمانوں کے دلوں میں خلش رہتی ہے کہ مذکورہ لیبل قابل اعتبار ہے یا نہیں؟ نیز مذکورہ گوشت کا کھانا شرعاً جائز ہے یا نہیں؟ المستفتی ،حاجی اکبر

الجواب بتوفیق اللہ تعالیٰ

صورت مسئولہ کا حکم شرعی یہ ہے کہ شریعت محمدیہ ﷺ نے جن کاموں کے کرنے کا حکم دیا ہے یا جن کے کرنے سے منع کیا ہے وہ دو قسم پر ہے ایک وہ جن کی حقیقت ومصلحت اور غرض وغایت پوری طرح ذہن انسانی میں نہیں آتی۔ اگر چہ اس کی بعض حکمتیں اور بعض فوائد سمجھ میں آجاتے ہیں۔وہ امور تعبدیہ کہلاتے ہیں کہ وہاں مقصود اللہ تعالیٰ کے حکم کی بجا آوری ہوتا ہے۔خواہ وہ ہماری سمجھ میں پوری طرح آئے یا نہ آئے۔وضو،غسل ،نماز،روزہ،حج امور تعبدیہ میں داخل ہیں۔کیونکہ پورے اور کامل طریقے پر ان کے حکم ومصالح عقل انسانی سے بالاتر ہیں۔برخلاف امور عادیہ کے کہ ان کی غرض وغایت منفعت ومضرت پوری طرح سمجھ میں آجاتی ہے۔لہٰذا جب ہم ذکاۃ شرعی (ذبح کرنے کا شرعی طریقہ) کو دیکھتے ہیں تو ہم کو امور تعبدیہ میں داخل نظر آتا ہے۔یہی وجہ ہے کہ فقہاء نے کتاب الذبائح کو پانچ بابوں پر مشتمل ذکر کیا ہے۔

علامہ ابن رشد لکھتے ہیں:

والقول المحیط بقواعد هذا الكتاب ینحصر فی خمسة ابواب : الباب الاول: فی معرفة محل الذبح والنحر ، وهو المذبوح او المنحور. البا ب الثانی :فی معرفة الذبح والنحر. الباب الثالث : فی معرفة الا لة التی بها یكون الذبح والنحر . الباب الرابع: فی معرفة شروط الذكاة. الباب الخامس : فی معر فة الذابح والنا حر ....../بدایة المجتهد /۳۴۲/۲/طبع جدید ، مكتبه اسلامیه كویته. والذبح بین الحلق واللبة ، والعروق التی تقطع فی ذكاة اربعة: الحلقوم والمری، والدجان ، فان قطع حل الا كل وان قطع اكثر ها ، فكذلک عند ابی حنیفه رحمه الله ..... /مختصر القدوری /۶۴۴/طبع جدید ، اداره القرآن . /دیكھیے المبسوط /۶/۲ جدید ، غفا ریه ، كو ئته.

حضرت مفتی ولی حسن المدخل کے حوالے سے لکھتے ہیں:

جانوروں کوشرعی طریقہ پرذبح کرناایک امانت ہے۔لہٰذااس خدمت کوایسےلوگوں کے سپرد کرنا چاہیے جوامین ہواوردینی امور میں تہمت زدہ نہ ہوں۔کیونکہ اس کے خصوصی احکام ہیں۔مثلاً فرائض،سنن،فضائل،شرائط صحت،شرائط فساد۔اسی طرح یہ کہ کس کا ذبح کھانا جائز ہےاورکس کانہیں اورکونساذبیحہ مکروہ ہےاورکس میں اختلاف ہے۔اورجب یہ بات ہےتولازم ہےکہ ذبح کی خدمت انجام دینے والےایسےلوگ ہوں جو(ان)مسائل سےواقف،قابل بھروسہ اورامانت دارہوں۔۔۔۔میں اپنےوطن فاس میں اسی طریقہ پر عمل پاتاہوں کہ وہاں مویشی کے مالک ذبح نہیں کرتے بلکہ دیندار باخبرلوگ اس کے لئےمقرر ہیں اوروہ ذبح کرتے ہیں۔عہدرسالت میں ذبح اورنحر کی خدمت جلیل القدرصحابہؓ کے ذمہ تھی۔چنانچہ اس سلسلہ میں حضرت زبیر ، عمر وبن عاص، عامر بن کریز ، خالد بن اسید بن ابی العیص الا موی رضی اللہ عنھم کے نام لئے جاتے ہیں‘‘۔دیکھےذبح کا مسنون طریقہ/۱۱۹تا۱۲۵۔

جب ہم کچھ ضروری تمہید سےفارغ ہوئےاب ہم اصل مسئلےکی طرف آتے ہیں۔

شیخ الاسلام مفتی محمدتقی عثمانی صاحب لکھتے ہیں:

’’آج بازارغیرمسلم ممالک مثلاً انگلینڈ،امریکہ،ہالینڈ،آسٹریلیااوربرازیل وغیرہ سےدرآمدشدہ گوشت سےبھرےہوئےہیں۔پیچھے دلائل سےیہ بات واضح ہوکرسامنےآچکی ہے(دیکھیےصفحہ نمبر۱۵۵تا۲۵۰)کہ اہل کتاب کاذبیحہ مسلمانوں کےلئےاس وقت حلال ہے جب وہ لوگ ذبح کی شرعی شرائط کی رعایت کریں۔اورجس زمانےمیں قرآن کریم نےان کی ذبیحہ کومسلمانوں کےلئےمباح قراردیا تھااس وقت ان کےذبیحہ میں یہ بات موجودتھی،جہاں تک(موجودہ دورکے)یہودیوں کاتعلق ہےان کےبارےمیں مشہوریہ ہےکہ یہ لوگ آج بھی گوشت کےسلسلےمیں اپنےمذہب کےاحکام کی پابندی کرتے ہیں اوراس کی کوشش کرتے ہیں کہ اپنےعلماء کی نگرانی میں اپنےلئےعلیحدہ مذبح خانےبنائیں اوراپنےگوشت کو’’کوشر‘‘نام کےذریعےممتازکرتے ہیں اورجہاں یہودیوں کی آبادی ہوتی ہے وہاں یہ گوشت آسانی سےدستیاب ہوتاہے۔جہاں تک(موجوده دورکے)نصاریٰ کاتعلق ہےوہ توذبح کےسلسلےمیں تمام شرعی شرائط اور پابندیوں کاطوق اتارکربالکل آزادہوچکےہیں۔۔۔

چنانچہ آج ذبح کےسلسلےمیں یہ لوگ ان احکام کابھی لحاظ نہیں کررہےہیں جوآج بھی ان کی مقدس کتابوں میں موجودہیں۔(جیساکہ ان کی کتابوں کی بعض عبارات ہم نےپیچھےبیان کیں)ان حالات میں ان کاذبیحہ اس وقت تک حلال نہیں ہوگاجب تک کسی جانورکے بارےمیں یقینی طورپرمعلوم نہ ہوجائےکہ اس میں انہوں نےتمام شرعی شرائط کالحاظ کیاہے۔بہرحال!وہ گوشت جوآج مغربی ممالک کےبازاروں میں فروخت ہورہاہےگوشت اسلامی ممالک میں غیراسلامی ممالک سےدرآمدکیاجارہاہے،اس کواستعمال سے روکنےکی بہت سی وجوہات ہیں۔جومندرجہ ذیل ہیں:

۱۔پہلی وجہ یہ ہےکہ اس صورت میں ذبح کرنےوالےکےمذہب کےبارےمیں پتہ چلانامشکل ہے،کیونکہ ان ممالک میں بت پرست آتش پرست،دہریےاورمادہ پرست بھی بکثرت آبادہیں۔لہٰذایہ یقین حاصل کرنامشکل ہےکہ جس جانورکاگوشت بازارمیں فروخت

ہو رہا ہے، اس کا ذبح کرنے والا ''اہل کتاب'' ہے۔

۲۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ اگر تحقیق سے یا غالب آبادی پر حکم لگانے کی وجہ سے یہ ثابت بھی ہو جائے کہ وہ ذابح نصرانی ہے، پھر یہ پتہ نہیں چلے گا کہ فی الواقع وہ نصرانی ہے یا وہ اپنے عقیدے میں خدا کا منکر اور مادہ پرست ہے۔ ہم پیچھے تفصیل سے یہ بیان کر چکے ہیں۔ کہ آج نصرانیوں کی بہت بڑی تعداد وہ ہے جو اس کائنات کے لئے خدا کے وجود کی منکر ہے (معاذ اللہ) لہٰذا ایسی صورت میں وہ ذابح فی الواقع نصرانی نہ ہوا۔

۳۔ تیسری وجہ یہ ہے کہ اگر تحقیق یا ظاہر حال پر حکم لگانے کی وجہ سے یہ ثابت ہو جائے کہ وہ ذابح نصرانی ہے، تب بھی نصرانیوں کے بارے میں یہ بات معروف ہے کہ وہ ذبح کرتے وقت شرعی طریقہ اختیار کرنے کا التزام نہیں کرتے۔ بلکہ بعض نصرانی تو جانور کو گلا گھونٹ کر ہلاک کر دیتے ہیں اور بعض نصرانی جانور کو بیہوش کرنے کے لئے وہ مشتبہ طریقے اختیار کرتے ہیں جن کو ہم پیچھے بیان کر چکے ہیں۔

۴۔ چوتھی وجہ یہ ہے کہ یہ بات یقینی طور پر ثابت ہے کہ نصاریٰ ذبح کے وقت تسمیہ نہیں پڑھتے۔ اور جمہور اہل علم کے نزدیک یہ بات راجح ہے کہ اہل کتاب کے ذبیحہ کے حلال ہونے کے لئے بھی ذبح کے وقت ''تسمیہ'' شرط ہے۔ بہرحال! ممانعت کی مندرجہ بالا وجوہ قویہ کی وجہ سے کسی مسلمان کے لئے مغربی ممالک کے بازاروں میں فروخت ہونے والے گوشت کو کھانا جائز نہیں جب تک کسی معین گوشت کے بارے میں یہ یقین نہ ہو جائے کہ یہ گوشت ذکاۃ شرعی کے ذریعے حاصل کیا گیا ہے۔ اور حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کی حدیث سے یہ بات ثابت ہو چکی ہے۔ کہ گوشت کے اندر اصل حرمت ہے جب تک اس کے خلاف ثابت نہ ہو جائے۔ اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شکار کو کھانے سے منع فرمایا جس شکار میں شکاری کے کتے کے علاوہ دوسرا کتا بھی شامل ہو جائے۔ اسی طرح ایک حدیث میں شکار کے بارے میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''الا ان تجده قد وقع فی ماء فانک لا تدری الماء قتله او سهمک /۲/۱۴۶/ قدیمی'')۔

یعنی اگر تم اپنے شکار کو پانی میں غرق پاؤ تو اس شکار کو مت کھاؤ، اس لئے کہ تمہیں نہیں معلوم کہ وہ جانور پانی میں غرق ہونے کی وجہ سے مرا ہے یا تمہارے تیر سے مرا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ اگر کسی جانور میں حلت اور حرمت دونوں وجہیں پائی جائیں تو جانب حرمت کو ترجیح ہوگی۔ یہ حدیث بھی اس اصول پر دلالت کرتی ہے کہ گوشت کے اندر اصل ''حرمت'' ہے جب تک یقینی طور پر یہ ثابت نہ ہو جائے کہ وہ حلال ہے۔ یہ اصول کئی فقہاء کرام نے بیان فرمایا ہے۔'' فقہی مقالات/۴/۲۹۶/ میمن اسلامک پبلشرز۔

اس ضمن میں علامہ الجصاص فرماتے ہیں:

''اصل فی انه متی اجتمع سبب الحظر وسبب الا باحة کان الحکم للحظر دون الا با حة''

/احکام القرآن /۲/ ۳۰۵/سهیل اکید می.

اسی طرح علامہ السرخسی لکھتے ہیں: ''ومتی اجتمع الموجب للحل والمو جب للحر مة یغلب المو جب للحر

مة"/المبسوط /۶/ ۱۰ /غفاريه كوئته.

اوراسی طرح علامہ النواوی حضرت عدی بن حاتم کے حدیث کے تحت فرماتے ہیں:

"فيه بيان قاعده مهمة وهى انه اذا حصل الشك فى الذكاة المبيحة للحوان لم يحل لا ن الاصل تحريمه وهذا لا خلاف فيه" /الكا مل على هامش مسلم /۲/ ۱۴۶ /قديمى.

وفى تكملة فتح الملهم : ومنه استنبط الفقهاء القاعده المهمة من انه اذا حصل الشك فى الذ كاة مبيحة للحيوان لم يحل ، لان الا صل تحريمه ، وهذا لا خلاف فيه /۳/ ۴۸۷/ ۴۸۴ /دار العلوم.

قال علامه كلسانى:......فقد احتمل الحل والحرمة فير جح جانب الحرمة احتياطا ، لانه ان اكل عسى انه اكل الحرام فياثم وان لم يا كل فلا شئى عليه والتحرز عن الضرر واجب عقلاً وشرعاً الاصل فيه ماروى عن رسول ﷺ انه قال لو ابصة بن معبد رضى الله عنه: "الحلال بين والحرام بين وبينهما امور مشتبهات فد ع ما يريبك الى مالا يريبك "وقال عبد الله بن مسعود رضى الله عنهما:"ما اجتمع الحلال والحرام فى شئى الا وقد غلب الحرام الحلال " /بدائع الصنائع /۴/ ۱۸۵ /جديد رشديه .

عن النعمان بن بشير قال سمعته يقول سمعت رسول ﷺ يقول واهوى النعمان باصبعيه الىٰ اذنيه ان الحلال بين وان الحرام بين وبينها مشتبهات لا يعلمهن كثير من الناس فمن اتقى الشبهات استبر الدينه وعرضه ومن وقع فى الشبهات وقع فى الحرام .....مسلم /۲ /۲۸ /قديمى.

شیخ الاسلام مفتی محمد تقی عثمانی صاحب حضرت نعمان بن شبیر رضی اللہ عنہ کے حدیث کے تحت لکھتے ہیں:

قالو ا : سبب عظم موقعه انه عليه الاسلام نبه فيه على صلاح المطعم والمشرب ، والملبس والمنكح، وغيرها، وانه ينبغى ان يكون حلا لا، وارشد الى معرفة الحلال ، وانه ينبغى ترك المشتبهات فانه سبب لحماية دينه وعرضه ، وحذر من مواقعة الشبها ت ، .....تكلملة فتح الملهم /۱/ ۶۲۱ /دار العلوم. دیکھئے الكامل على ها مش مسلم/۲/ ۲۸ /قديمى.

آگے جاکر مفتی محمد تقی عثمانی صاحب اپنی کتاب "فقہی مقالات" میں لکھتے ہیں:

"یہی حکم مغربی ممالک سے درآمد شدہ گوشت کا ہے۔ کیونکہ اس میں ممانعت کی مندرجہ بالا چاروں وجوہات پائی جاتی ہے۔ جہاں تک اس شہادت کا تعلق ہے جو گوشت کے ڈبے پر اور یا اس کے کارٹن پر لکھی ہوتی ہے کہ "انها مذبو حة على الطريقة الاسلامية" یعنی یہ گوشت اسلامی طریقے پر ذبح کیا گیا ہے۔

بہت سے بیانات سے یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ اس "شہادت" پر اعتماد نہیں کیا جا سکتا، چنانچہ سعودی عرب کی "هيئة كبار العلماء" نے

اپنے نمائندے ان غیر ملک مذبح خانوں میں بھیجے جہاں سے اسلامی ممالک کو گوشت بھیجا جاتا ہے۔ چنانچہ ان نمائندوں نے ان مذبح خانوں کا جائزہ لینے کے بعد اپنی جو رپورٹیں پیش کی ہیں۔ ان سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ان ڈبوں اور کارٹنوں پر جو ''شہادت'' درج ہوتی ہے اس پر بالکل اعتماد نہیں کیا جاسکتا۔ ''فتاویٰ ھیئۃ کبار العلماء'' میں غیر مسلم ممالک سے امپورٹ شدہ گوشت کے بارے میں جو ''قرارداد'' منظور کی گئی ہے، وہ مندرجہ ذیل ہے۔

غیر مسلم ممالک سے درآمد شدہ گوشت کے بارے میں ''ھیئۃ کبار العلماء'' کی قرارداد:

امریکہ اور دوسرے ممالک سے جو گوشت ''سعودی عرب'' میں ''امپورٹ'' کیا جاتا ہے، اس پر کوئی حکم لگائے بغیر صرف جانور ذبح کردینے کا شرعی طریقہ بیان کردینے سے اس شخص کو کوئی فائدہ حاصل نہیں ہوگا جو حلال کھانے کی فکر کرتا ہے اور حرام سے بچنے کی کوشش کرتا ہے۔ لہٰذا جن غیر مسلم ممالک سے سعودی عرب میں گوشت امپورٹ کیا جاتا ہے وہاں کی کمپنیوں کے بارے میں یہ معلومات حاصل کرنا ضروری ہے کہ وہاں پر کس طرح جانوروں کو ذبح کیا جاتا ہے اور ذبح کرنے والے کون کون لوگ ہوتے ہیں؟ لیکن عام مسلمان یہ سب معلومات کس طرح حاصل کرسکتا ہے؟ اس لئے کہ ان ممالک کی مسافت بعیدہ کی وجہ سے ان کی طرف سفر میں بڑی مشقت پیش آتی ہے، جس کی وجہ سے بہت کم لوگ ان ممالک کا سفر کرتے ہیں، اور جو لوگ وہاں کا سفر کرتے ہیں ان سے اکثر یا تو علاج کی غرض سے سفر کرتے ہیں۔ یا (کمانے کی) خواہشات کی تکمیل کے لئے یا معلومات حاصل کرنے کے لئے وہاں کا سفر کرتے ہیں لیکن اس مقصد کے لئے کوئی سفر نہیں کرتا اور نہ ہی اس کی تفتیش کے لئے اور اس کی حقیقت سے واقفیت حاصل کرنے کے لئے کوئی شخص اپنے آپ کو مشقت میں ڈالتا ہے۔ اس لئے ''ادارت البحوث العلمیۃ والافتاء والارشاد'' کے صدر دفتر کی طرف سے ایک خط ان اداروں کے ذمہ داروں کی طرف لکھا گیا جو گوشت اور کھانے کی دوسری اشیاء سعودی عرب میں درآمد کرتے ہیں، جس میں ان اداروں سے حقیقت حال پوچھی گئی اور ان سے درخواست کی گئی کہ وہ دینی اور شرعی نقطۂ نظر سے ان امپورٹ شدہ گوشت کا خاص خیال رکھیں تاکہ مسلمانوں کا ان کھانوں سے بچایا جائے جن کو اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے۔

ان اداروں کی طرف سے جو جواب آیا وہ بہت مجمل تھا، جس سے نہ تو اطمینان قلب حاصل ہوسکتا تھا اور نہ ہی شک دور ہوسکتا تھا۔ لہٰذا اس ادارے نے یورپ اور امریکہ میں اپنے نمائندوں کو خط لکھا کہ وہ ان مذبح خانوں میں ذبح کی کیفیت اور ذبح کرنے والوں کی دیانت کے بارے میں تحقیق کرکے اطلاع دیں۔ چنانچہ اس خط کے جواب میں بعض نے اجمالی جواب لکھ کر بھیج دیا، لیکن بعض غیرت مند حضرات نے اس کے بارے میں رسالہ کی صورت میں ذبح کی کیفیت اور ذبح کرنے والوں کی دیانت کے بارے میں تفصیل سے جواب لکھا۔ اللہ تعالیٰ ان حضرات کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین

کمیٹی کو جو رپورٹیں موصول ہوئیں اور رسائل کے ذریعہ اسے جو معلومات ہوئیں، اور ذبح کرنے کا شرعی طریقہ جس کا بیان اوپر آچکا ہے اور اس بحث سے متعلق جو فتوے جاری ہوئے، ذیل میں ان سب کا خلاصہ کمیٹی پیش کرتی ہے تاکہ درآمد شدہ گوشت کا حکم واضح ہوجائے۔

خلاصہ:

اولاً: رابطہ عالم اسلامی کے جنرل سیکریٹری کا جوخط "ادار البحوث العلمية و الافتاء" کے رئیس عام کے پاس آیا، جس میں یہ بات تحریر تھی کہ ان کے پاس یہ رپورٹیں آئی ہیں کہ "آسٹریلیا" کی بعض کمپنیاں جو اسلامی ممالک کو گوشت برآمد کرتی ہیں خاص طور پر "الحلال الصادق" کمپنی جس کا مالک ایک قادیانی "حلال الصادق" ہے، یہ کمپنیاں گائے، بکریاں اور پرندے ذبح کرنے میں اسلامی طریقہ اختیار نہیں کرتی ہیں، اور ان کمپنیوں کے ذبح شدہ جانوروں کا کھانا حرام ہے، اور "رابطہ عالم اسلامی" نے اپنی کتاب میں جو قرارداد اور سفارش پیش کی ہے۔ اس کی رعایت ضروری ہے۔

ثانیاً: استاذ شیخ احمد بن صالح محاریی کی طرف سے "فرانس" کی کمپنی "بریسا" کے طریقہ ذبح کے بارے میں جو رپورٹ آئی ہے کہ اس کمپنی میں ذبح کرنے والے کے بارے میں پتہ نہیں چلتا کہ وہ مسلمان ہے یا کتابی ہے یا بت پرست ہے یا ملحد ہے اور اس میں شک رہتا ہے کہ مذبوحہ جانور کی دور گیں کٹی ہیں یا ایک رگ کٹی ہے۔ اور اس گوشت کے حلال ہونے کی تصدیق کرنے والے کی گواہی نہ تو ذبح کے عمل کو بذات خود مشاہدہ کرنے پر مبنی ہوتی ہے اور نہ ہی اس کے نائب کے مشاہدہ پر مبنی ہوتی ہے۔ اور نہ ہی اس کی شہادت ذبح کرنے والے کو جاننے پر مبنی ہوتی ہے۔ اس رپورٹ کی روشنی میں اس کمپنی کے ذبح شدہ جانوروں کا کھانا جائز نہیں، اور اس کمپنی کے غیر شرعی تذکیہ کی تائید اس بات سے بھی ہوتی ہے کہ اس کمپنی کے ڈائریکٹر نے اس بات پر آمادگی ظاہر کی کہ اگر درآمد کرنے والے ملک پہلے سے گوشت کی یقینی مقدار ہمیں بتادیں تو ہم شرعی طریقے پر ذبح کرنے کے لئے موجودہ ذبح کے طریقے میں تبدیلی کرلیں گے۔

ثالثاً: استاذ احمد بن صالح محاریی کی طرف سے (سادیا اودیسۃ) کمپنی کے متعلق گائے اور مرغی کے ذبح کے طریقے کار کے بارے میں جو رپورٹ آئی ہے اس میں ذابح کی دیانت مشکوک ہے، یہ معلوم نہیں کہ وہ ذابح کتابی ہے یا بت پرست ہے دوسرے یہ کہ گائے کو پہلے بجلی کے کرنٹ کے ذریعے بیہوش کیا جاتا ہے۔ جب وہ گائے بیہوش ہو کر گر جاتی ہے تو اس کی مشینوں کے ذریعے پاؤں کی طرف سے بلند کیا جاتا ہے، پھر چھری کے ذریعہ اس کی گردن کی کھال اتاری جاتی ہے، پھر دوسری چھری کے ذریعہ اس کی رگیں کاٹی جاتی ہیں جس کے نتیجے میں اس کا خون بڑی مقدار میں خارج ہو جاتا ہے۔ ان وجوہات کی بناء پر اس کمپنی کے مذبوحہ جانور کھانا جائز نہیں۔

رابعاً: شیخ عبداللہ الغضیہ کی طرف سے لندن میں ذبح کے طریقہ کار کے بارے میں یہ رپورٹ آئی ہے کہ یہاں پر ذبح کرنے والے دین سے منحرف نوجوان، بت پرست اور دہریے ہیں۔ ذبح کا طریقہ کار یہ ہے کہ مرغی کو ایک مشین میں ڈالا جاتا ہے، جب وہ مشین سے باہر نکلتی ہے تو وہ مردہ حالت میں ہوتی ہے اور تمام پر اکھڑے ہوئے ہوتے ہیں۔ اور اس کا سر کٹا ہوا نہیں ہوتا۔ بلکہ اس کی گردن پر ذبح کا کوئی اثر ظاہر نہیں ہوتا۔ خود مذبح خانے کے انگریز مالک نے بھی ان باتوں کا اقرار کیا۔ اور مذبح خانے کا عملہ یہ دھوکہ دیتا ہے کہ اگر کوئی شخص اس خودکار مشین کے ذریعے ہونے والے ذبح کے طریقے کو دیکھنا چاہئے جس کے ذریعہ ذبح کرنے کے بعد وہ گوشت برآمد کیا جاتا ہے تو اس شخص کو مذبح خانہ دکھا دیا جاتا ہے جس میں چند مسلمان اندرون ملک رہنے والے مسلمانوں کے لئے ذبح کرتے ہیں۔ یہ

بات ذبح کے طریقے اور ذبح کرنے والے کی دیانت میں شک ڈال دیتی ہے اس لئے اس کمپنی کے ذبح شدہ جانوروں کو کھانا حلال نہیں۔

خامساً: استاد حافظ کی طرف سے یونان کے بعض مشہور مقامات کے بارے میں یہ رپورٹ آئی ہے کہ وہاں پر بڑے جانوروں کو سروں پر پستول کے ذریعہ مار کر پہلے انہیں گرایا جاتا ہے اور پھر اسے ذبح کیا جاتا ہے، چونکہ ایسے جانوروں میں یہ شک رہتا ہے کہ ذبح کا عمل اس کی موت کے بعد ہوا یا پہلے ہوا، اس لئے ایسے جانوروں کو کھانا جائز نہیں وہاں پر ذبح کا ایک اور طریقہ بھی رائج ہے، جس کے بارے میں رپورٹ بھیجنے والے کا کہنا ہے کہ وہ طریقہ اسلامی طریقہ کے مطابق ہے، البتہ رپورٹ بھیجنے والے نے نہ تو ذبح کی کیفیت بیان کی ہے اور نہ ہی ذابح کی دیانت کے بارے میں کچھ بیان کیا ہے، اسی طرح نہ تو ذبح کرنے کی جگہ کے بارے میں بیان کیا ہے اور نہ ہی ذبح کرنے والی کمپنیوں کا ذکر کیا ہے۔

سادساً: ہمیں شیخ عبدالقادر ارناؤط کی طرف سے یوگوسلاویہ میں ذبح کے طریقہ کار کے بار میں یہ رپورٹ موصول ہوئی ہے کہ اگر یوگوسلاویہ کے دیہاتوں میں اور سرایو شہر میں اسلامی طریقے پر جانوروں کو ذبح کیا جاتا ہے اور ذابح بھی مسلمان ہوتا ہے۔ لہٰذا ان جانوروں کو کھانا جائز ہے۔ لیکن یوگوسلاویہ کے دوسرے شہروں میں جو جانور ذبح کئے جاتے ہیں، ان میں ذبح کرنے والے غیر مسلم ہوتا ہے، جو ظاہراً تو کتابی یا شیعہ ہوتا ہے لیکن حقیقۃ الامر میں وہ ایسا نہیں ہوتا۔ لہٰذا ذابح کی اہلیت میں شک کی وجہ سے یوگوسلاویہ کے دوسرے شہروں کے ذبیحہ جانور کو کھانا جائز نہیں۔

سابعاً: مغربی جرمنی میں ذبح کے طریقے کے بارے میں ڈاکٹر طباع نے یہ رپورٹ بھیجی ہے کہ ذبح کرنے سے پہلے گائے کے سر میں پستول ماری جاتی ہے، اور پھر اس گائے کی موت واقع ہونے کے بعد اسے ذبح کیا جاتا ہے۔ لہٰذا ان ذبائح کو کھانا جائز نہیں۔

ثامناً: رسالہ ''المجتمع'' میں ڈنمارک میں ذبح کے طریقے کے بارے میں رپورٹ شائع ہوئی ہے کہ ذبح کرنے والے عیسائیوں کی بنسبت شیوعین اور بت پرستوں سے زیادہ قریب ہوتے ہیں اور یہ کہ کمپنی کو اسلامی ذبح کے طریقہ کار کے بارے میں کچھ معلومات حاصل نہیں ہیں، سوائے اس کے کہ جو باتیں افواہوں کے ذریعہ معلوم ہوئی ہے لہٰذا کمپنی کے لئے یہ کیسے ممکن ہے کہ وہ اسلامی ذبح کے طریقے کا خیال رکھے اور یہ کہ وہ گوشت کے پیکٹ پر یہ عبارت لکھ دے، کہ **(ذبح علی الطریقة الاسلامیة)** اس کو اسلامی طریقے پر ذبح کیا گیا ہے۔ گوشت درآمد کرنے والے یہ جملہ اس لئے لکھتے ہیں تاکہ وہ اس کی تصدیق کردے جس پر اعتماد نہیں کیا جاسکتا۔ کمپنی کے لوگ اس شخص کو ذبح کی کیفیت کے بارے میں معلومات حاصل کرنے سے روکتے ہیں جو معلومات حاصل کرنا چاہتا ہے۔ اور استاذ احمد صالح محایری کے واسطے سے محمد الابیض المغربی کی طرف سے ایک رپورٹ آئی ہے جو ڈنمارک میں گوشت کو پیک کرنے کا کام کرتا ہے، وہ یہ کہ پیکنگ پر جو یہ عبارت لکھتے ہیں کہ ''ذبحت علی الطریقة الاسلامیة'' یہ درست نہیں۔ اس لئے کہ جانور کا قتل ہر حالت میں بجلی کے ذریعہ مکمل ہوتا ہے۔ بہر حال! مندرجہ بالا دونوں رپورٹوں کی بنیاد پر ڈنمارک سے درآمد شدہ گوشت کھانا جائز نہیں۔

تاسعاً: (یہاں تقی صاحب نے ابن عربی کے ایک عبارت کا جواب ابن عربی ہی کے ایک عبارت سے دیا ہے۔ اس لئے ہم نے یہاں

مفید نہ ہونے کی وجہ سے حذف کردیا۔ دیکھئے "فقہی مقالات" /۴/ ۲۱۴۔۲۱۵"

عاشراً: ذبح کرنے کا طریقہ اور ذبح کرنے والے کی دیانت کے بارے میں جو تفصیل اوپر بیان ہوئی، اس سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ وزارت تجارت وصنعت کی طرف سے ایوان صدارت کو جو تحریر بھیجی گئی ہے جس میں لکھا ہے کہ "برآمد شدہ گوشت حلال ہے" یہ تحریر اطمینان کے لئے کافی نہیں، بلکہ دلوں میں خلجان باقی رہتا ہے کہ یہ ذبائح اسلامی طریقہ ذبح کے موافق ہیں یا نہیں؟ اور گوشت کے اندر "اصل حرمت" ہے۔۔۔۔ بہر حال! "هيئة كبار العلماء" کے مندوبین کی مندرجہ بالا رپورٹیں اور "اللجنة الدائمة البحوث والافتـــاء" کی مندرجہ بالا سفارشات اس بات کو ثابت کرنے کے لئے کافی ہیں کہ برآمد شدہ گوشت کے پیکٹ پر تحریر شدہ عبارت کہ "اسلامی طریقہ کے مطابق ذبح کیا گیا ہے" یہ عبارت بالکل قابل اعتماد نہیں، لہٰذا جب تک قابل اعتماد ذرائع سے معلوم نہ ہو کہ اس کو شرعی طریقہ پر ذبح کیا گیا ہے، اس وقت تک اس گوشت کا کھانا جائز نہیں۔ / فقہی مقالات/ ۴/ ۲۹۶ تا ۳۰۴۔

دیکھئے بحوث/ ۲/ ۹ تا ۹۴/ دار العلوم۔ جواہر الفقہ/ ۲/ ۳۶۹ تا ۴۲۱/ دار العلوم۔ فقہی مقالات/ ۴/ ۱۵۵ تا ۲۹۰/ فقہاء لکھتے ہیں۔

کسی شخص نے گوشت خرید کیا جب گوشت اپنے قبضہ میں لیا تو کسی قابل اعتماد مسلمان نے اطلاع دی کہ اس میں خنزیر کا گوشت ملا ہوا تھا تو اب اس کے لئے کھانے کی گنجائش نہیں۔

رجل اشترى لحما فلما قبضه فا خبره مسلم ثقة انه قد خالطه لحما الخنزير لم يسعه ان يا كله. /عا لمگيرى /۵/ ۳۰۹/رشيد يه .

خبرو احد يقبل فى الد يانات كالحل والحر مة والطها رة والنجا سة اذا كان ملما عد لا .....مسلم اشترى لحما وقبضه فاخبر ه مسلم ثقة انه ذبيحة المجوسى فانه لا ينبغى للمشترى ان ياكل ولا يطعم غيره لا ن المخبر اخبره بحرمة العين وبطلا ن الملك وحرمة العين حق اللّٰه تعالىٰ فيثبت بخبر الواحد /عالمگيرى/۵/ ۳۰۹ /رشيد يه.

لہٰذا تمام مسلمانوں سے گذارش کی جاتی ہے کہ غیر مسلم ممالک سے جو گوشت کارٹن اور ڈبوں وغیرہ میں درآمد کیا جاتا ہے۔ ان کے کھانے سے پرہیز کریں۔ کیونکہ ان پر چسپاں لیبل شرعی طور پر قابل اعتبار نہیں۔ مسلمانوں کو یہ حقیقت بھی پیش نظر رکھنا چاہئے کہ یہود اور نصاریٰ کبھی بھی ہمارے خیر خواہ نہیں ہوسکتے۔ بلکہ وہ ہمیشہ سے مسلمانوں کے خلاف سازشوں میں مصروف رہتے ہیں خصوصاً ان کی یہ کوشش رہی ہے کہ مسلمانوں کے ماکولات اور مشروبات کے چیز خلط ملط کریں۔ تاکہ ان کے اخلاق اور عادات بگڑ جائے اور ان کے دعاؤں اور عبادتوں میں کوئی اثر نہ رہے۔ اس سلسلے میں مفتی محمد تقی عثمانی صاحب نصاریٰ کے مکروفریب کے بارے میں ایک واقعہ ذکر کرتے ہیں:

"ہمارے رہنما خیر اللہ دمرسی صاحب نے اسی دور (سلیمان اعظم) کا ایک اور عجیب واقعہ سنایا۔ اور وہ یہ کہ جامع سلمانیہ کی تعمیر کے دوران یورپ کے کسی ملک (غالباً اٹلی) کے ایک کلیسا نے اپنے ملک کے سرخ سنگ مرمر کی ایک بہترین سل بھیجی۔ اور یہ خواہش ظاہر کی کہ یہ سل

اس مسجد کی محراب میں لگائی جائے۔ جب سل پہنچی تو زینان معمار نے سلیمان اعظم سے کہا کہ میں یہ سل محراب میں لگانا مناسب نہیں سمجھتا ،اگر آپ فرمائیں تو اسے مسجد کے ایک دروازے کی دہلیز میں لگا دیا جائے، سلیمان اعظم نے اس رائے کو پسند فرمایا، اور وہ پتھر دہلیز میں لگا دیا گیا۔ زینان کو یہ شبہ بھی تھا کہ ان اہل کلیسا نے اس پتھر میں کوئی شرارت نہ کی ہو، چنانچہ اس نے ایک روز امتحاناً اس پتھر کو کسی خاص مسالے سے گھس کر دیکھا کہ اس کے اندر کیا ہے؟ گھسنے کے بعد اسی پتھر کے اندر سیاہ رنگ کی ایک صلیب بنی ہوئی نمودار ہوئی یہ پتھر آج بھی دروازے کی دہلیز میں نصب ہے، اور اُس صلیب کا نشان آج بھی نظر آتا ہے جواب قدرے دھندلا گیا ہے، لیکن پھر بھی خاصا واضح ہے، جو ان اہل کلیسا کے مکر وفریب اور مسجد کے معماروں کی فراست وبصیرت کی گواہی دے رہا ہے۔''

/جہان دیدہ/۳۶۱/ادارۃ المعارف۔

أجا به بنده (مفتی) حمد الله.

أستاد جامعه سراج العلوم الاسلامیه، چمن.

۱۴/رمضان المبارک ۱۴۲۸ھ

☆☆☆☆☆

اہل علم کی دلچسپی کے لئے مجلس التحقیق الفقہی کے مجلات

زیرِ نگرانی: مولانا سید نسیم علی شاہ الہاشمی

(1) سہ ماہی المباحث الاسلامیہ (اُردو): سائنس وٹیکنالوجی کے تحقیقات وایجادات سے پیش آنے والے مسائل کا فقہی حل اہم اور جدید مسائل پر مشتمل علمی تحقیق کا حامل اور فکرِ اسلامی کا ترجمان

صفحات : 136 زیرِ تعاون سالانہ: 200 روپے

(2) ششماہی البحوث الاسلامیہ (عربی): اہم اور جدید مسائل پر مشتمل پاکستان اور عالم اسلام کے جید علماء کی علمی تحقیق (عربی زبان میں)

صفحات :136 زیرِ تعاون: 200 روپے

برائے رابطہ: ناظم دفتر مجلس التحقیق الفقہی جامعہ المرکز الاسلامی پاکستان ڈیرہ روڈ بنوں

فون: 0092-928331353 فیکس: 331355

مجلّہ سہ ماہی المباحث الاسلامیہ خود بھی پڑھئے اور دوسروں کو بھی پڑھائیے۔ اس لئے کہ یہ موجب اجر وثواب ہے۔

☆☆☆☆☆